

زیر تہرہ کتاب "مشرق وسطیٰ کا بحران" شہدہ تاریخ اسلامی جامعہ کراچی کے زیر اہتمام گذشتہ سال اسی عنوان پر منعقدہ دو روزہ کانفرنس میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ ہے جسے جناب سبیل شفیق اور محترمہ زریا انصار نے مرتب کیا ہے۔

نام کتاب: مشرق وسطیٰ کا بحران
تحقیق و تصنیف: زریا انصار اور سبیل شفیق
سن اشاعت: مارچ 2007
صفحات: 529، قیمت: 380 روپے
ناشر: قرطاس پوسٹ بکس 8453
کراچی پرنٹرز

اس میں شہدہ اسلامی تاریخ سے وابستہ صدر شہدہ ڈاکٹر نگار جمالی صاحبہ سمیت مختلف اساتذہ کے سات مقالات بھی شامل ہیں یعنی مجموعی طور پر 8 اساتذہ کے مقالات ہیں جبکہ اسی شہدہ میں زیر تعلیم 5 طلباء طالبات کے مقالات بھی موجود ہیں، ہم اسے حسن اتفاق ہی کہہ سکتے ہیں کہ پانچوں طلباء طالبات کے نام شہین سے ہی شروع ہوتے ہیں، یہ تیرہ مقالات 232 صفحات پر محیط ہیں جبکہ مئی 235 سے مئی 384 تک پروفیسر حبیب الحق عدوی مرحوم کی ذیاب کتاب "فلسطین اور بین الاقوامی سیاسیات" سے پانچ عنوانات منتخب کر کے اس عنوان کی تصنیف کو دور کیا گیا ہے، کتاب کے آخر میں 91 صفحات پر محیط انگریزی حصہ میں مرتبین کے مشترکہ ادارہ، صدر شہدہ ڈاکٹر نگار جمالی کی مختصر گزارش، پروفیسر انس ایم فضل اور پروفیسر ڈاکٹر نور خالد کے بیانات کے ساتھ ساتھ مشرق وسطیٰ کیلئے امریکی روزانہ کے عنوان سے ڈاکٹر طلعت اسے وزارت کے صدارتی خطبہ کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر شائستہ تبسم، رابعہ ملک کے مقالات کے علاوہ جان میٹھی اور اسٹیفن والٹ کا ایک مشترکہ سلیکشن مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔

زیر تہرہ کتاب میں مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے اگرچہ بہت کچھ ہے مگر جوش نقہ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اور ڈاکٹر نگار جمالی صاحبہ نے اسرائیلی ریاست کے قیام کے نظریاتی پہلو کو جس طرح اجاگر کیا ہے اس سے نہ صرف آنکھیں بلکہ دل و دماغ کے کئی درے بچے وا ہو جاتے ہیں مشرق وسطیٰ میں یہودی ریاست کا قیام، عیسائیوں کی وہ شرارت ہے جسے یہودی بھی ارض موجود میں بسنے کی خوشی میں سمجھ نہ سکے یعنی شدت سے اپنے اپنے مذہب کی بیروکار یہ دونوں تو میں عیسائیت کی بھجائی ہوئی بساط پر لڑتی رہیں گی اور ہم محفوظ تماشائی بنے دیکھتے رہیں گے۔ اسی منظر میں جملہ عیسائیت اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ جس کے باعث گذشتہ ساٹھ برسوں سے مشرق وسطیٰ میں مل رہا ہے، لاکھوں افراد تہ تیغ اور لاکھوں خاندان برباد ہو چکے ہیں، امریکہ نے اپنی بد معاشی کے بل بوتے پر مشرق وسطیٰ کے جدید نقشے میں مسلم

ممالک کی سرحدوں میں تہدیبی کر کے جلتی آگ پر مزید تیل چھڑک دیا ہے اور اس لکش میں پاکستان بھی قطع برید سے نہیں بچ سکا، بلکہ امریکہ نے تو پوری اسلامی دنیا کو شیعہ اور سنی ریاستوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ڈاکٹر نگار جمالی کی یہ بات واقعی دل گت بات ہے کہ امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تیار کردہ مشرق وسطیٰ کے جدید نقشہ سے ظاہر آگاہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ ہماری سرکاری نصابی کتب میں جو تاریخ نگہ کوئی اور پڑھوائی جاتی ہے اس کا دنیا کے حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بہر حال کتاب میں موقر مواد موجود ہے، طلباء اور والدین کے والے اہل علم کیلئے یہ کتاب وقت کا اہم تحفہ ہے، سبیل شفیق اور زریا انصار نے مقالات کی ترتیب و تدوین میں جو سعی کی ہے وہ قابل ستائش ہے، البتہ اس کتاب کی اشاعت ثانی میں پروفہ زیادہ توجہ سے پڑھنے کی ضرورت ہے، کتاب اعلیٰ کاغذ پر اور مسہر آہنی کی تصویر سے مزین خوبصورت، بائبل کے ساتھ چھاپی گئی ہے، اہل علم اور طلباء اس کتاب سے ضرور استفادہ کریں۔

نام کتاب: ایک علمی و فکری مکالمہ
ارباب مطابقت: ایوانہ زہرا الراشدی
محرر: خورشیدہ بیگم، ڈاکٹر فاروق خان
سن اشاعت فروری 2007
صفحات: 200، قیمت: 150 روپے
ناشر: اشریہ کادی ہاشمی کالونی گوہر انوالہ

ایوانہ زہرا الراشدی کی علمی و فکری صلاحیتوں سے ارباب علم بخوبی واقف ہیں۔ موصوف ہر زیر قلم عنوان پر تحقیق کا حق ادا کرتے ہیں۔ اور لاف لاداری کا عالم یہ ہے کہ مقابل کے بچے اُدھرتے ہوئے اسے خراش تک نہیں آنے دیتے۔ زیر نظر کتاب موصوف کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو 2006ء میں

مختلف اخبارات و جرائد میں گاہ بگاہے شائع ہوتے رہے ہیں۔ سن 2006ء چونکہ حدود آریڈینس اور تحفظ نسواں میں کیلئے معنون تھا، اس لئے موصوف نے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور مضبوط دلائل سے اپنی فکر کو دوسروں تک پہنچایا ہے۔

یہ کتاب مجموعی طور پر پچھ فصول پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں حدود آریڈینس اور تحفظ نسواں میں کاہن منظر اور پیش منظر پر سیر حاصل بحث کے ساتھ ساتھ حدود آریڈینس میں تراہیم کے پس منظر کو قلم کی زد میں لا کر یہ واضح کیا ہے کہ حدود اللہ بطور آپشن کے نہیں بلکہ بطور حکم کے ہیں ہمیں ان حدود کو اختیار کرنے اور نافذ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ایسے زعماء جو حدود انہیہ پر لاف زنی کر رہے ہیں ان کو شبت و

مسکت جواب دیئے گئے ہیں ساتھ ہی حدود شریعہ کی بین الاقوامی مخالفت کے پس منظر سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں حدود و قوانین کی مخالفت اور فکری و نظریاتی منکشف کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، حدود آرڈیننس اور سیکولر طبقہ کے زیر عنوان پاکستان میں رائٹس کمیشن کے جنرل سیکریٹری سید اقبال حیدر کے ایک اخباری انٹرویو پر سخت طبعی اور واقعاتی گرفت کی گئی ہے، اسی طرح حدود آرڈیننس کی مخالفت کیوں؟ کے زیر عنوان یہ واضح کیا گیا ہے کہ حدود قرآن و سنت میں طے شدہ سزائیں ہیں ان میں ترمیم کا کسی بھی شخص یا ادارے کو اختیار نہیں ہے، نیز بعض سزائوں کو بائبل اور تورات سے بھی ثابت کر کے یہ منہ پیدیا ہے کہ مطرب اگر حدود کی سزائوں کو وحیاً نہ قرار دیتا ہے تو یہ سزائیں ان کی تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ اگر معاشرتی جرائم کی یہ سزائیں وحیاً نہ ہیں تو اس میں تورات و بائبل برابر کی شریک ہیں اسی طرح محترم جاوید غامدی اور ڈاکٹر طہیل ہاشمی کی توضیحات اور ان کے مؤقف کو ان حلقوں کی تقویت کا باعث ثابت کیا گیا ہے جو حدود آرڈیننس کو منسوخ کرانے یا حدود میں رد و بدل کے ورپے ہیں، اسی طرح ایم کے ایم کے قائد جناب الطاف حسین کے حدود آرڈیننس کے حوالے سے ایک بیان پر بھی بہت ہی شائستہ اور سنجیدہ گفتگو کر کے ان کے مؤقف کا بہترین اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں حدود و قوانین کی تعبیر و تشریح اور اسلامی نظریاتی کونسل کے عنوان پر تین مستقل مضامین۔۔۔ اسلامی حدود اور بین الاقوامی قوانین۔۔۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر چند گزارشات۔۔۔ تحفظ حقوق نسواں میں اور اسلامی نظریاتی کونسل۔۔۔ میں عنوانات کے مطابق بہت ہی جامع گفتگو کی گئی ہے جو قارئین کے ذہن کو واقعی اجیل کرتی ہے، چوتھے باب (حدود و قوانین اور ہمارا قانونی و عدالتی نظام) میں دو مضمون۔۔۔ تحفظ حقوق نسواں میں اور سسٹم کو درست کیا جائے۔۔۔ حدود آرڈیننس، تاثرات و خیالات ہیں، دونوں مضامین میں تحقیق کا حق ادا کیا گیا ہے جبکہ پانچواں باب سات مضامین پر مشتمل ہے اور آخر میں دو مضامین پر مشتمل ضمیر ہے یہ تمام مضامین اہل علم کی رہنمائی کیلئے بہت ہی مفید ہیں، کتاب کی طباعت اعلیٰ کاغذ پر بہت معیاری ہے، ناچھل دیدہ زیب ہے قارئین اس کو اپنی لائبریری کی ضرورت بنتا بنائیں۔

زیر تہرہ کتاب محترم جاوید احمد غامدی صاحب کے چند تقریرات پر محترم ابو ہمار زاہد الراشدی کے قائم کردہ سوالات یا محاکمہ اور پھر غامدی صاحب کے علاحدہ معزز احمد، خورشید احمد ندیم اور ڈاکٹر محمد فاروق خان کی طرف

نام کتاب: حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں میں
نام مصنف: ابو ہمار زاہد الراشدی
سن اشاعت: فروری 2007
صفحات: 149، قیمت: 120 روپے
ناشر: الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی گوجرانوالہ

سے وفاقی جوابات پر مشتمل ہے جسے زاہد الراشدی نے الشریعہ اکادمی کے زیر اہتمام اقدار اہل فکر و نظر کیلئے شائع کیا ہے تاکہ دونوں نکتے بائیں نظر سامنے رکھ کر وہ کوئی مثبت فیصلہ کر سکیں۔ غزل اور جواب آں غزل کا یہ سلسلہ پیش لفظ سمیت 151 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں زاہد الراشدی کے پانچ مضامین ہیں جبکہ غامدی صاحب کے علاحدہ میں سے خورشید ندیم کا ایک، ڈاکٹر محمد فاروق خان کے دو اور معزز احمد کے تین مضامین ہیں یعنی مجموعی طور پر گیارہ مضامین ہیں جو کہ کم و بیش سات عنوانات کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ ساتوں عنوانات درحقیقت غامدی صاحب کے تقریرات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ علماء کرام سیاست وان نہ نہیں بلکہ سیاستدانوں کی اصلاح کریں۔

۲۔ زکوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قسم کے ٹیکس لینے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

۳۔ جہاد تب ہی جہاد ہوتا ہے جس کا اعلان مسلمانوں کی حکومت کرے۔

۴۔ خبر واحد جنت نہیں ہے۔

۵۔ فتویٰ بازی کو ریاستی قوانین کے تابع بنایا جائے۔

۶۔ سنت سے مراد دین ابراہیمی کی وہ روایت ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تجدید و اصلاح کے بعد اور اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا (یعنی سنت وہ نہیں ہے جسے صرف عام میں سنت رسول ﷺ کہا اور تسلیم کیا جاتا ہے)۔

۷۔ رجم کی سزا کے نفاذ میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی تیز جائز نہیں ہے۔

محترم ابو ہمار زاہد الراشدی نے مذکورہ تقریرات پر مضبوط دلائل سے محاکمہ فرمایا ہے اور ایک ایک جز پر مہبوط گفتگو کی ہے، اگرچہ غامدی صاحب کے علاحدہ نے میدان کو خالی نہیں چھوڑا مگر جوابی دلائل میں وہ زور پیدا نہیں کر سکتے جو زاہد الراشدی کے محاکمہ میں پایا جاتا ہے، اصل بات یہ ہے کہ اگر جہاد مسلمانوں کی حکومت کے اعلان پر ہی موقوف ہو تو پھر حالات حاضرہ کے تناظر میں ایک مسلمان